41

خُدا کے فضلوں کو دیکھ کر زیادہ شُکر گذار بنو

فرمودہ ۵؍ جنوری ۱۹۱۷ء

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو جو اس کے اپنے بندوں پر ہیں کون ہے جو گن سکے۔ وہ احسانات اپنے اندر عجیب نوعیت رکھتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ ان احسانات کو گنیں جو اُن پر ہیں۔ تو کوئی شخص ان کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی جماعت ان انعامات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت پر ہو رہے ہیں۔ اگرچہ سب ہی لوگوں پر فرض ہے کہ خُدا کے احسانات پر الحمد للہ کہیں۔ مگر ہماری جماعت پر تو خاص طور پر فرض ہے کہ وہ الحمد للہ کہے اگر ہم سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کس کس رنگ میں ہماری نُصرت فرماتا اور کس کس طرح ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے تو بے اختیار الحمد للہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ تو مالک اور بادشاہ ہے۔ مخلوق میں سے بھی اگر کوئی شخص احسان کرے تو ہم کس طرح اس کا شکریہّ ادا کرتے ہیں۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اس کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکریہّ ادا کرنا انسان کے شکریہ کے ادا کرنے کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹا ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان زبان سے خدا تعالیٰ کے احسانات کا اقرار کرے یعنی صرف زبانی اقرار ہی شکریہّ ہے۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے احسانات تو اس قدر ہیں کہ کوئی گِن بھی نہیں سکتا۔ مگر ان کا شکریہّ نہایت آسان ہے۔ لیکن افسوس کہ بہت سے انسان ہیں جو زبان اور دل سے بھی خدا کی نعمتوں کا شکریہّ ادا نہیں کرتے۔

یُوں تو ہر سال ہی ہماری جماعت کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ مگر چند سال سے وہ لوگ جو ہماری جماعت سے الگ ہو گئے ہیں۔ خواہ وہ احمدی کہلائیں۔ مگر ہماری جماعت میں نہیں ہیں۔ ان کی طرف سے ہمارے خلاف بہت زیادہ کوشش ہو رہی ہے اور وہ ہمیں ہر طرح نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں۔ مگر نتیجہ کا وقت سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ اس پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی کوششیں

ہمارے خلاف کس قدر کامیاب ہوئی ہیں اور انہوں نے ہماری جماعت کو کیا نقصان پہنچایا ہے۔ ۱۹۱۴ء کے سالانہ جلسہ پر جوان لوگوں کے الگ ہونے کے بعد پہلا جلسہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتا دیا تھا کہ اس جلسہ پر پہلے سالوں کی نسبت زیادہ لوگ آئے اور زیادہ کامیاب جلسہ ہؤا۔

اس کے بعد خواجہ صاحب [1] نے ولایت سے آکر تمام ہندوستان کا دَورہ کیا۔ اور ہمارے خلاف لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے اور بُرے خیالات پھیلانے میں جس قدر زور لگا سکتے تھے لگایا۔ مگر خُدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۱۵ء کا جلسہ پہلے کی نسبت بھی زیادہ کامیاب ہؤا۔ اس سال انہوں نے مولوی محمد احسن کو بُت بنایا۔ اور کوشش کی کہ جماعت کو توڑ دیں۔ مگر ۱۹۱۶ء کا جلسہ خُدا کے فضل سے تمام پہلے جلسوں کی نسبت بہت زیادہ کامیاب ہؤا۔ اور ہر طرح کامیاب رہا ہے اس میں بہت زیادہ لوگ آئے۔ اور ان کے جوش اور اخلاص پہلے کی نسبت بڑھے ہوئے تھے۔ ہم میں سے کون انسان ہے جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا ہو۔ مجھ کو تو خُدا نے یہ خلافت کا کام سپُرد کیا ہے۔ لیکن مجھے تو یہ دعویٰ نہیں۔ پھر اور کون ہے۔ جو دعویٰ کرے کہ وہ لوگوں کے دلوں پر قبضہ رکھتا ہے دلوں کو قابو میں رکھنا اور ایک طرف جھکا دینا صرف خُدا تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے اور کسی کو اس میں کچھ دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو کھینچ کر لے آتا اور ہم میں شامل کرتا ہے اور وہی ہے جو ہر روز ہمیں ترقی دیتا ہے۔ ہمیں ہر ایک قوم سے مقابلہ ہے۔ گویا کہ ہم بتّیس دانتوں میں ہیں۔ ایک طرف مسلمان ہم پر دانت پیس رہے ہیں۔ دوسری طرف سکھ اور عیسائی اور ہندوؤں کا ہم سے مقابلہ ہے۔ غرض ہر ایک قوم ہم سے مقابلہ کر رہی ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شاملِ حال ہے اس لئے ہم کسی سے دَب کر نہیں رہتے۔ اس نصرتِ خداوندی پر جس قدر بھی شکریّہ ادا کیا جاوے کم ہے۔

شکریّہ کے معنے یہ نہیں ہیں کہ اب ہم بیٹھ جائیں۔ اور عمل میں کوشش نہ کریں۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئیے کہ عمل میں ترقی کرے۔ صحابہؓ نے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور ہم تو عمل میں کوشش اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ معاف ہوں لیکن آپ کے تو خدا نے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں آپ کیوں اس قدر کوشش کرتے ہیں یہ سُن کر آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا۔ کیا مَیں تم سے زیادہ اتقیٰ نہیں ہوں [2]۔ پھر فرمایا کہ کیا مَیں عبدِ شکور نہ بنوں۔ میرے لئے عبادت شکر کے طور پر ہے کیونکہ جس پر زیادہ فضل ہو وہ زیادہ مستحق ہے کہ دوسروں سے بہت

---

[1] :۔ خواجہ کمال الدین صاحب (ناقل)۔

[2] بخاری کتاب الایمان باب قول النبی صلعم انا اعلمکم باللہ

زیادہ عبادت اور شکر گذاری کرے [1]۔ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ سُستی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ عبادت اور شکر گذاری میں اور بڑھنا چاہیئے۔

یہاں رہنے والے دوست خوب سُن لیں اور باہر کے دوستوں کو اخبار کے ذریعہ یہ بات پہنچ جائے گی کہ ہماری جماعت کے لوگ شکر گذاری میں اور بڑھیں اور ان کی کوششوں میں اور زیادہ ترقی ہو یہ نہ ہو کہ جلسہ کے دنوں میں جو جوش و اخلاص آپ لوگوں نے دکھایا ہے۔ اور جو معرفت ان دنوں حاصل ہوئی ہے اس کو اور زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اور اس میں ترقی نہ کرو۔ یہ سب خدا کے فضل کے نظارے ہیں جو آپ لوگوں نے دیکھے ہیں۔ بس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ خدا کی حمد و ثنا میں اور بڑھیں اور اپنی کوشش اور سعی کو اور زیادہ وسیع کریں۔

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کس پر خدا کے فضل ہوں گے۔ لیکن جس قدر آپ پر خُدا کے فضل اور احسان ہیں اُسی قدر آپ عبادت اور شکر گذاری میں سب سے بڑھ کر تھے۔

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا۔

کرم ہائے تو مارا کرد گُستاخ

کیونکہ خُدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔ بلکہ اور زیادہ شکر گذار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔ پس تم لوگ پہلے کی نسبت زیادہ شکر گذار بن جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ [2]

کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اگر تم اس پر شکر کرو گے تو مَیں اور زیادہ دوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو شکر گذار بنائے اور پہلے کی نسبت زیادہ فیضان الٰہی حاصل کرنے کے قابل ٹھہرائے۔ اٰمین یارب العالمین۔

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء)

---

[1] بخاری کتاب الرقاق باب الصبر عن المحارم۔

[2] سورہ ابراہیم: ۸۔